سوال

(264) نماز کے بعد مسنون اذکار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے بعد مسنون اذکار

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیںکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تمام ہونا تکبیر (اللہ اکبر کی آواز) سے پہچان لیتا تھا۔ 2

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیر کر اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کو نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک بار بلند آواز سے ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہنا چاہیے۔

2 حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز ختم کرتے تو (تین بار) فرماتے: ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ)) پھر (یہ) پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ))

''یاالٰہی تو ((اَلسَّلَامُ)) ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے ذوالجلال والاکرام 1 تو بڑا ہی بابرکت ہے۔'' 2

2 بخاری، صفة الصلوة (الاذان) باب الذکر بعد الصلاة، حدیث: ۸۴۱، ۸۴۲ومسلم المساجد باب الذکر بعد الصلاة، حدیث: ۵۸۳

تنبیہ: دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ:

جس طرح دعائے اذان میں لوگوں نے اضافہ کر رکھا ہے، اسی طرح اس دعا میں بھی لوگوں نے زیادتی کی ہوئی ہے۔ وہ زیادتی ملاحظہ ہو: ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ)) رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ آگے: ((وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ)) کا اضافہ کر رکھا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شروع اور اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اور درمیان میں خود اپنی طرف سے دعائیہ جملے بڑھا کر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زیادتی کی ہوئی ہے۔ معاذ اللہ 1 کیا آپ یہ جملے بھول گئے تھے یا دعا ناقص چھوڑ گئے تھے، جس کی تکمیل امتیوں نے کی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ ان بڑھائے ہوئے جملوں میں کیا خرابی ہے، ان کا ترجمہ بہت اچھا ہے، آخر دعا ہی ہے اور اللہ ہی کے آگے ہے؟ گزارش ہے کہ انسان اپنی مادری یا عربی زبان وغیرہ میں جو دعا چاہے اپنے مالک سے کرے، جونسے جملے چاہے دعا میں استعمال کرے، کوئی حرج نہیں۔ مگر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی طرف سے الفاظ یا جملے زیادہ کرنے ناجائز ہیں۔ ایسا کرنے سے دین کی اصل صورت قائم نہیں رہتی۔

3 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ 1 اللہ کی قسم 1 میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔'' میں نے کہا میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تو مجھ سے محبت رکھتا ہے، تو میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ) ہر (فرض) نماز کے بعد یہ (دعا) پڑھنا نہ چھوڑنا:

((رَبِّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ))

''اے میرے رب 1 ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر۔'' 1

4 حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہتے تھے: ((لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ))

''اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ 1 تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کوئی عطا کرنے والا نہیں اور دولت مند کو (اس کی) دولت تیرے

1 نسائی (السنن الکبریٰ) کتاب صفۃ الصلاۃ باب نوع آخر من الدعاء ح: ۱۲۲۶۔ أبو داوٗد أبواب الوتر باب فی الاستغفار، ابو داوٗد کی روایت میں (رَبِّ) کی بجائے (اَللّٰھُمَّ) کے الفاظ ہیں۔

عذاب سے نہیں بچا سکتی۔'' 1

5 عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے تھے:

((لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلاَّ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَائُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ، وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ))

''اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے رکنا اور عبادت پر قدرت پانا، صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں ہر نعمت کا مالک وہی ہے اور سارا فضل اسی کی ملکیت ہے۔ (یعنی فضل اور نعمتیں صرف اسی کی طرف سے ہیں،) اسی کے لیے اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں، ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا منائیں۔'' 2

6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ پکڑتے تھے۔ (یعنی انہیں پڑھتے تھے):

((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّاِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ))

''اے اللہ 1 میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے رذیل عمر (زیادہ بڑھاپے) کی طرف پھیر دیا جائے اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذابِ قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' 3

7 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں جو ہر (فرض) نماز کے بعد یہ پڑھے:

1بخاری صفۃ الصلاۃ (الأذان) باب الذکر بعد الصلاۃ۔ مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ۔

2مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث: ۵۹۲

3بخاری الدعوات باب الاستعاذۃ من أرذل العمر و من فتنۃ الدنیا و من فتنۃ النار۔

((سُبْحَانَ اللّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَلْحَمْدُلِلّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) ۳۳ بار اور ایک بار ((لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ))

''اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ ساری تعریف اللہ کی ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ساری بادشاہت اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ دریا کی جھاگ کے مانند ہوں۔ 1

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فرض نماز کے بعد ((سُبْحَانَ اللّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَلْحَمْدُلِلّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) ۳۴ بار کہے گا وہ نامراد نہیں ہوگا۔ 2

* حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔ 3

معوذات (اللہ کی پناہ میں دینے والی سورتیں) یہ ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں ((قُلْ اَعُوْذُ)) کا لفظ ہے، انہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے، یعنی قرآنِ پاک کی آخری دو سورتیں جو حسب ذیل ہیں:

x

{قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رضی اللہ عنہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ رضی اللہ عنہما وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ رضی اللہ عنہ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ رضوان اللہ علیہم اجمعین}

[الفلق: ۱۱۳ ۱۶]

''اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

’’کھو میں پناہ (حفاظت) مانگتا ہوں صبح کے رب کی۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے (یعنی جادو، ٹونا کرنے، کرانے والوں کے شر سے۔) اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔‘‘

1 مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث: ۵۹۷

2 مسلم، ایضاً، حدیث: ۵۹۶

3 ابو داوٗد ابواب الوتر باب فی الاستغفار، حدیث: ۱۵۲۳، اسے امام حاکم (۱ ۲۵۳) ذہبی، ابن خزیمہ اور ابن حبان (حدیث: ۲۳۴۷) نے صحیح کہا ہے۔

{ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صلی اللہ علیہ وسلم مَلِكِ النَّاسِ رضی اللہ عنہ اِلٰهِ النَّاسِ رضی اللہ عنہما مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ رضی اللہ عنہ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ رضوان اللہ علیہم اجمعین مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ F }

[الناس: ۱۱۴ ۱۶]

’’اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔‘‘

’’کھو میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے (اصل) معبود کی۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں (دلوں) میں وسوسے (اور برے خیالات) ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔‘‘

(حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔‘‘ 1

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا۔

آیۃ الکرسی

{ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ } [البقرۃ: ۲ ۲۲۵]

’’اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں۔ وہ زندہ ہے۔ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ وہ اونگھتا ہے، نہ سوتا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کون اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکتا ہے؟ وہ جانتا ہے، جو کچھ ان سے پہلے گزرا اور جو کچھ ان کے بعد ہوگا اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے (معلوم نہیں کر سکتے) مگر جتنا وہ چاہتا ہے۔ (اتنا علم جسے چاہے دے دیتا ہے۔) اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس

1 نسائی، فی عمل الیوم واللیلۃ ۰۰۱ اسے ابن حبان اور منذری نے صحیح کہا ہے۔

کو تھکاتی نہیں، وہ بلند و بالا، بڑی عظمتوں والا ہے۔''

[''اللہ جو ساری کائنات کی حفاظت کرسکتا ہے کیا وہ ایک انسان یا اس کی کار کی حفاظت نہیں کرسکتا؟ یقینا کرسکتا ہے، پھر وہ اپنی حفاظت کے لیے جائز اسباب کی بجائے شرکیہ اسباب کیوں اختیار کرتا ہے؟ اس مقصد کے لیے مختلف کڑے اور انگوٹھیاں کیوں پہنتا ہے؟ دھاگے کیوں باندھتا ہے؟ اپنی گاڑی پر جوتے یا چیتھڑے کیوں لٹکاتا ہے؟ او، اللہ کے بندو1 آیت الکرسی پڑھو، حفاظت میں رہو، یقینا اللہ کی حفاظت ہی بہترین حفاظت ہے، جس کا کوئی توڑ نہیں۔'']

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے، تو اللہ کی طرف سے اس کے لیے محافظ مقرر کردیا جاتا ہے اور طلوع فجر تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔'' 1

((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِی دِينِی الَّذِی جَعَلْتَهُ لِی عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِی دُنْيَایَ الَّتِی جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِی، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْکَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ))

''اے اللہ میرے لیے میرا وہ دین سنوار دے، جس کو تو نے میری حفاظت کا سبب بنایا ہے اور میری دنیا (بھی) سنوار دے، جس میں تو نے میری روزی پیدا کی ہے۔ اے اللہ میں تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور تیرے (کرم کے) ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں جو چیز تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو چیز تو روکے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔'' 2

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد04